Quran Tafsir Ibn Kathir قرآن تفسیر ابن کثیر

Urdu Translation اردو ترجمہ

Maulana Muhammad Sahib مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

Surah Nasr

سورۃ الکوثر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّآ أَعۡطَيۡنَـٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ (١)

یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ، پر کچھ غنودگی سی طاری ہوئی اور دفعتاً سر اٹھا کر مسکرائے پھر یا تو خود آپ ﷺ نے فرمایا یا لوگوں کے اس سوال پر کہ حضور کیسے مسکرائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

مجھ پر اس وقت ایک سورت اتری‘ پھر آپ ﷺ نے پڑھ کر اس پوری سورت کی تلاوت کی اور فرمایا جانتے ہو کوثر کیا ہے؟

لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔

فرمایا وہ ایک جنتی نہر ہے جس پر بہت بھلائی ہے جو میرے رب نے مجھے عطا فرمائی ہے جس پر میری امت قیامت والے دن آئے گی‘ اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی گنتی کے برابر ہیں۔

مسند کی ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کر کے فرمایا:

مجھے کوثر عنایت کی گئی ہے جو ایک جاری نہر ہے لیکن گڑھا نہیں ہے اس کے دونوں کنارے موتی کے خیمے ہیں‘ اس کی مٹی خالص مشک ہے‘ اس کے کنکر بھی سچے موتی ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے:

اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس کے کنارے دراز گردن والے پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔

حضرت صدیقؓ نے سن کر فرمایا وہ پرندے تو بہت ہی خوبصورت ہوں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کھانے میں بھی وہ بہت ہی لذیذ ہیں۔ (ابن جریر)

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے:

کوثر سے مراد وہ بھلائی اور خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔

ابو بشرؒ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیرؒ سے یہ سن کر کہا کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ یہ جنت کی ایک نہر ہے تو حضرت سعیدؒ نے فرمایا وہ بھی ان بھلائیوں اور خیر میں سے ہ جو آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت ہوئی ہیں۔

اور بھی حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اس سے مراد بہت سی خیر ہے، تو یہ تفسیر شامل ہے حوض کوثر وغیرہ سب کو۔

كَوْثَر ماخوذ ہے کثرت سے جس سے مراد خیر کثیر ہے، اور اسی خیر کثیر میں حوض جنت بھی ہے جیسے کہ بہت سے مفسرین سے مروی ہے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ دنیا اور آخرت کی بہت بہت بھلائیاں مراد ہے۔

عکرمہؒ فرماتے ہیں نبوت، قرآن، ثواب آخرت کوثر ہے۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کوثر کی تفسیر نہر کوثر سے بھی مروی ہے جیسے کہ ابن جریر میں سنداً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونا چاندی ہے جو یاقوت اور موتیوں پر بہہ رہی ہے جس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

کوثر کیا ہے:

بہت سے صحابہؓ اور تابعینؒ سے ثابت ہے کہ کہ کوثر نہر کا نام ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (۲)

پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

ارشاد ہوتا ہے کہ جیسے ہم نے تمہیں خیر کثیر عنایت فرمائی اور ایسی پر شوکت نہر دی تو تم بھی صرف میری ہی عبادت کرو خصوصاً نفل فرض نماز اور قربانی اسی وحدہ لاشریک لہ کے نام کی کرتے رہو، جیسے فرمایا:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ (۶:۱۶۲، ۱۶۳)

آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں

اس سے مراد قربانی سے اونٹوں کا نحر کرنا وغیرہ ہے۔ مشرکین سجدے اور قربانیاں اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کے نام کی کرتے تھے۔ تو یہاں حکم ہوا کہ تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی مخلصانہ عبادتیں کیا کرو۔

اور جگہ ہے:

اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ کام نافرمانی کا ہے

جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے نہ کھاؤ یہ تو فسق ہے

نہر سے مراد:

اور کہا گیا ہے کہ مراد وَانۡحَرۡ سے دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر نماز میں سینے پر رکھنا ہے۔ حضرت شعبیؒ اس الفاظ کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔

حضرت ابو جعفر باقرؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نماز کے شروع کے وقت میں رفع الیدین کرنا ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اپنے سینے سے سے قبلہ کی طرف متوجہ ہو۔

یہ تینوں قول ابن جریر میں منقول ہیں یہ سب اقوال غریب ہیں

صحیح پہلا قول ہے کہ مراد وَانۡحَرۡ سے قربانیوں کا ذبح کرنا ہے

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡأَبۡتَرُ (٣)

یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشان ہے

ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی! تجھ سے اور تیری طرف اتری ہوئی وحی سے دشمنی رکھنے والا ہی قلت وذلت والا بے برکتا اور دم بریدہ ہے۔

یہ آیت عاص بن وائل کے بارے میں اتری ہے۔ یہ پاجی جہاں حضور ﷺ کا ذکر سنتا تو کہتا اسے چھوڑ دو وہ دم کٹا ہے اس کے پیچھے اسکی نرینہ اولاد نہیں' اس کے انتقال کرتے ہی اس کا نام دنیا سے اٹھ جائے گا۔ اسی پر یہ مبارک سورت نازل ہوئی ہے۔

بزار میں ہے کہ جب کعب بن اشرف مکہ معظمہ میں آیا تو قریشیوں نے اس سے کہا کہ آپ تو ان کے سردار ہیں' آپ اس بچے کی طرف نہیں دیکھتے؟ جو اپنی ساری قوم سے الگ تھلگ خیال کرتا ہے کہ افضل ہے۔ حالانکہ ہم حاجیوں کے اہل میں دربست بیت اللہ ہمارے ہاتھوں میں ہے' زمزم پر ہمارا قبضہ ہے۔ تو یہ خبیث کہنے لگا کہ بیشک تم اس سے بہتر ہو۔ اس پر یہ آیت اتری۔

أَبۡتَر کے معنی ہیں تنہا'

عرب کا یہ بھی محاورہ ہے کہ جب کسی کی نرینہ اولاد مر جائے تو کہتے ہیں أَبۡتَر ۔

حضور ﷺ کے صاحبزادوں کے انتقال پر بھی انہوں نے دشمنی کی وجہ سے یہی کہا جس پر یہ آیت اتری'

تو مطلب یہ ہوا کہ أَبۡتَر وہ ہے جس کے مرنے کے بعد اس کا ذکر مٹ جائے،

ان مشرکین نے حضور ﷺ کی نسبت بھی یہی خیال کیا تھا کہ ان کے لڑکے تو انتقال کر گئے وہ نہ رہے جن کی وجہ سے آپ ﷺ کے انتقال کے بعد بھی ان کا نام رہتا۔

حاشا وکلا اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کا نام رہتی دنیا تک رکھے گا۔

آپ ﷺ کی شریعت ابد الآباد تک باقی رہے گی، آپکی اطاعت ہر کہہ ومہ پر فرض کر دی گئی ہے، آپ ﷺ کا پیارا اور پاک نام ہر مسلمان کے دل وزبان پر ہے اور قیامت تک فضائے آسمانی میں عروج واقبال کے ساتھ گونجتا رہے گا، بحر وبر میں ہر وقت اس کی منادی ہوتی رہے گی،

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی آل اولاد پر اور ازواج واصحابؓ پر قیامت تک درود وسلام بکثرت بھیجتا رہے، آمین۔

****

****

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com